

حضرت یوسف علیہ السلام کے حضرت زلیخا رضی اللہ عنہا  
کیساتھ عقد نکاح کی



شیخ الحدیث حضرت علامہ  
محمد اشرف سیالوی

جامعہ فوجیہ ہیریہ منیر الاسلام، جلاں، 9 نومبر 2011ء کو

ہمارے قول بیان مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب :	حضرت یوسف علیہ السلام کے معجزات اور ان کی حقیقتیں
مصنف :	کیما محمد علی شاہ کی تصنیف
کیڈزنگ :	شیخ الحدیث حضرت علامہ اشرف بہاولی مدظلہ
سال اشاعت :	انگریزی 2011ء
تعداد :	1100
ناشر :	جامعہ نوینہ دہریہ خیر الاسلام پبلشرز 9 بیگم پور روڈ سرگودھا
قیمت :	

طلبہ کے لئے

جامعہ نوینہ دہریہ خیر الاسلام پبلشرز 9 بیگم پور روڈ سرگودھا 048-3724595  
 جامعہ سرمدیہ ورام والا تحصیل شوروکھٹ ضلع بہنگ 0301-6365479  
 جامعہ سیدہ خاتونہ ابراہیم علیہ السلام لکھنات احمد سولہ شیلہ جمال ضلع مظفر گڑھ  
 0302-6797810, 0333-6801508  
 انٹرنس لائبریری موضع بھوچی تحصیل اٹلی بہنگ 0345-7867732  
 alshams7867@yahoo.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حضرت یوسف علیہ السلام کا عزیز مصر کی بیوی سے نکاح قرآن پاک  
ہے ثابت نہیں ہے نہ ہی کسی حدیث سے اس کا کوئی ثبوت ملتا ہے اور نہ ہی عزیز  
مصر کی بیوی اس کا مائل ہے کہ اسے حضرت یوسف علیہ السلام جیسے عظیم القدر نبی کی  
بیوی مانا جائے۔

اس عورت کیلئے قرآن میں ارشاد ہے: "مَرْءًا مِّنْ دُونِهَا" عزیز کی بیوی  
اس کے علاوہ سوا کوئی اور آیت ۲۳ میں ارشاد فرمائی ہے: "وَلَا يَزْنِي الزَّانِي  
مَعَ امْرَأَتِهِ يُزْنِي مَعَ الْمَرَءَةِ الَّتِي كَفَرَتْ" نکاح کرنا ہے اور زانی عورت ہی زانی مرد یا مشرک سے نکاح کرتی  
ہے اور یہ حرام ہے مومن پر۔ ان آیات کی روشنی میں ثابت ہوتا ہے کہ ایک شراب  
کرمار کی عورت سے تو کسی عام مسلمان کو بھی نکاح نہ کرنا چاہیے چہ جائیکہ کہ ایک نبی کو  
اسکی عورت کا تاوانہ دیا جائے۔ احتیاطاً باشد

مولوی محمد طیب صاحب مہاجر مہاجر پبلشرز 484-ع۔ ب

۹ شوال ۱۴۲۰ ہجری 0345-2082608

### الحجاب و هو الموفق للمصدق والصواب

قرآن مجید سے جو حکم ثابت ہوتا ہے وہ ہے زینحاکا صرف ارادہ کرنا اس فعل کا اور ظاہر ہے کہ ارادہ زنا کرنا نہیں کہا سکتا۔ عرف عام اور شریعت مطہرہ میں زنا کا معنی یہ ہے کہ مرد عورت کے فرج اور شرمگاہ میں اپنی شرمگاہ کو داخل کرے جبکہ اس کی منکوحہ بھی نہ ہو اور بوطی بھی نہ ہو۔ محض ایس وکن یا معاقدہ غیر زنا نہیں کہلاتا نیز اگر جبر و اکراہ کیساتھ کوئی مرد عورت کیساتھ یا عورت مرد کیساتھ اس طرح کا فعل کرے اور مرد کی شرمگاہ عورت کی شرمگاہ میں داخل ہو چلے تو ایسی صورت میں جبر و اکراہ کا مرتکب ذاتی ذمیہ کہلاتا ہے جسے مجبور اور مکرہ کو ذاتی اور ذاتی نہیں کہا جاتا اور نہ شرعی حد اس پر لاکوئی قبل اسصورت مسئلہ میں زینحاکا زانیہ ہونا قطعاً ثابت نہیں ہوتا ان کو زانیہ کہنا سراسر ظلم اور تعدی ہے۔ نیز دوسرے کسی شخص سے اس کا ارادہ فعل بھی قرآن و حدیث سے ثابت نہیں ہے تو زانیہ تو جب ہوگی جب حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف سے اس نے کیا تھا مہارثت تبلیغی جانتے کیونکہ زانیہ مرد اور عورت دونوں کا فعل ہے صرف انکی عورت یا انکیا مرد زانیہ کہنے کر سکتا ہے تو اس مطلق صاحب نے حضرت یوسف علیہ السلام کو بھی اس برائی کا مرتکب مان لیا لغوی یا ظن و اکتہ کر لے لیں قرآن ہی کے رو سے داخل ہے۔

ذاتی مرد اور زانیہ عورت کی حرامیہ آزاد ہونے کی صورت میں سزا سزا کوڑے چوں کھارے ہوئے کی صورت میں اور رجم اور سنگساری ہے شاہی شدہ

ہونے کی صورت میں تو کیا اس مطلق صاحب کے نزدیک زینحاکا رجم اور سنگساری کی سزا محض اس ارادہ کرنا ہی کہلاتی ہے؟ جب نہیں تو پھر اس کو زانیہ قرار دینے کا کیا جواز ہے؟ علاوہ ازیں کیا عاری شریعت والے احکام اس دور میں نافذ تھے تاکہ اس آیت کریمہ الخراج الاکھنجا الا زمان سے استنباط کیا جائے اور اس نکاح کو حرام تصور کیا جائے۔ پھر کی سزا بھاری شریعت میں ہاتھ کاٹ دینا ہے جبکہ اس دور میں چاروں کا لزام اور محکوم بنانا چاہتا تھا اور اسی تدبیر سے یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی شیمین کو اپنے پاس رکھ لیا تو اس شریعت کو حضرت یعقوب اور یوسف علیہ السلام کے دور میں لاگو کرنے کا کیا تکلف ہوتا ہے؟

نیز اگر کوئی مشرک اور کافر چر اور زنا کاران امور سے توپ کر لیں تو پھر بھی ان کو کافر و مشرک اور چر اور زانی کے الفاظ سے الزام نہ شرعاً پاد کیا جاسکتا ہے؟ انصاف نہیں کیونکہ ارشاد نبوی ہے ان کب من المذنب کمالا ذنب لہ اور جو حضرات اس نکاح کے قائل ہیں وہ زینحاکے موافق ہونے اور اس ظلمی اور کوتاہی سے تاب نہ لے کر ہونے کے بعد نکاح کے قائل ہیں نہ کہ نظر اور اس کوتاہی ظلمی پر قائم ہوتے ہوئے۔ نیز قرآن مجید نے اس کو امر و بالمعروف نہ کہا ہے تو اس سے اس کا ہمیشہ کیلئے عزیز مصر کی بیوی رہنا کیسے ثابت ہو گیا؟ اگر امر و بالمعروف کا لفظ دینا کے معنی سے عزیز کی بیوی ہونے کو مستلزم نہیں ہے تو آدم مرگ بیوی رہنے کو کیسے مستلزم ہوگا؟ کیا اس زمانے میں کسی مرد کے مر جانے کے بعد اس کی بیوی کیلئے دوسری جگہ نکاح کرنا حرام تھا؟ جبکہ نکاح کے قائل حضرات کا یہی مؤقف ہے کہ عزیز مصر کے مرتبہ کے بعد اس کی بیوی نہ لیتا کہ نکاح حضرت یوسف علیہ السلام سے ہوا نہ کسی کی بیوی ہونے کی حالت میں لیتا۔



اجتہاد لے کر اس لئے کہ باطل ہے۔

نیز اگر قرآن اور کتب حدیث سے ان کا نام نکال کر ثابت نہیں تو کیا اس کتاب کا نام اس کی لمبی کتاب و ملت سے ثابت ہے؟ جب تک اس اور کتب میں کوئی کلمہ نہ ہو اور اس کا کیا نام ہے جبکہ مفسرین کلام اور اباب سیرت اور شیخ اس کتاب کے قائل بھی ہیں اور اس کتاب سے کہ ابو حضرت یوسف علیہ السلام کے دو بیٹے اور ایک بیٹی کے متولد ہونے کے بھی قائل ہیں۔ فقیر ملائین بدوی کی کتاب ہے اور دوسری کتابی کے علماء صحیحہ نے جتنے جہاں اس میں اس کتاب کی تصریح اور اولاد علیہ السلام کی تصریح موجود ہے۔ اس کے علاوہ فقیر دہلی جہر فقیر ابن کثیر، فقیر کبیر، فقیر عارف، عالم الشریع، فقیر مغربی، فقیر صادقی، فقیر دہلی بھی یہ تصریح کر چکی ہے۔ کیا ان کا برہین طاہر و کواثرین کا کردار معلوم ہو سکتا تھا امرہ کا فقیر کا معنی و معلوم نہ ہو سکتا؟

المقرض مولوی صاحب مہسوف نے حضرت زین کو لا ہوا زرا یہ کہا اور فقیر خدا کی بیوی کی تو چن کی ہے اور اس سب سے حضرت یوسف علیہ السلام کی بھی تو چن کی ہے اور ان کی اولاد کی بھی تو چن کی ہے۔ وہ بذات خود حدیث ہے یعنی اسی کوڑے لگائے جانے کا ہتھکڑ ہے۔ اس کو نام بتانا تو دور کی بات ہے کسی معاملہ میں گواہ بنانا بھی جائز نہیں ہے۔ قرآن مجید کا لفظ ہے جو کسی کوڑائی یا زانے کے وہ ہیں موصوفہ کے چار گواہ ہیں کہ سہ جہاں کو اس حالت مباشرت اور حالت و قول میں دیکھیں درودہ کا وہ چار گواہ ہیں جو طواف لیسک عند اللہ ہم الکاذبون اور جو اس طرح کی تہمت لگائے اس کی مزاحیہ ہے فاجعلوہم فیما بین جلدہ کر اس کو کسی کوڑے لگائے جائیں اور فرمایا ولا تقبلوا لہم شہادۃ ابدان کسی بھی ایسے لوگوں کی گواہی قبول

مست کر۔ لہذا اس مولوی کی شہادت جائز اور شامہ مست جائز۔ اس پر تجویز ایمان اور تو پر صادق لازم اور تجویز یہ کتاب بھی لازم اور ضروری ہے۔ خدا صا عیدہ و اللہ و رسولہ اعلم

خرد و العبد الاحقر

ابو الخیر محمد اشرف شاہ ولی غفرلہ

☆.....☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الاستیعاب

کی فرمائے ہیں علماء اعلام و متقدمان انہیں اس مسئلہ کے بارے میں؟ کہ آیا سیدنا یوسف علیہ السلام کا کتاب حضرت زین کا کلمہ ہوا تھا یا نہیں؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ ایک قاضی اور قاضی عورت تھی اس کا بھی کی وجہ ہوتا اور روئے عقل باطل ہے اور نہ ہی از روئے عقل ثابت ہو سکتا ہے کیونکہ قرآن نے اسے امرہ العریض یعنی عریضہ عریضہ کہی ہے۔

الجواب ویوالموفق للصدق والصواب

علمائے اعلام اور متقدمان انہیں کی تصریحات کے مطابق حضرت یوسف علیہ السلام کا کتاب حضرت زین سے ثابت ہے ان کے دو صاحبزادوں اور ایک صاحبزادی کا ان سے متولد ہونا بھی ثابت ہے۔

۱۔ فقیر ابن جریر طبری کہنے کا صحیح الہیان جس کے متعلق امام جلال الدین سیوطی

علیہ الرحمہ نے فرمایا کعبہ اجل القباہیہ و اعظمہا اور ام لوی علیہ الرحمہ نے فرمایا اجسمت الامة علی انہ لم یصل مثل التفسیر الطبری اور ابو جاد اسفرائینی نے فرمایا لو سطر و جل الی الصن حتی یحصل لہ التفسیر ابن جریر طبری کی کتاب تفسیروں میں بہت اہل اور عظیم تر تفسیر ہے امت کا اس پر اجماع ہے کہ تفسیر طبری کی مثل کوئی تفسیر تمثیل نہیں ہوئی اور اگر کوئی شخص یقین تک کا سزا تیار کرے اس تفسیر کے حاصل کرنے کیلئے تو یہ کوئی زیادہ محنت و مشقت نہیں ہے (اس بحث کے حصول کے متعلقہ میں)۔

الغرض اس قدر مستبر، طویل القدر اور عظیم المرتبت تفسیر میں قول باری تعالیٰ کذا ذلک حکا لیسف فی الارض یتبر امنہا حیث یشاء کے تحت نقل فرمایا کہ شام مصر و یان کے تفسیر کو معزول کرنے کے بعد اس کے اقتیارات حضرت یوسف علیہ السلام کو روپ دیئے۔

فان ذکر لی و انہ اعلم ان اظہر حکا فی ملک اظہالی و ان الملک الوبان بن الولید زوج یوسف امرءة اظہیر و اعیل و انہا حين دخلت علیہ لانی الیس هذا غیر اما کنت تریدین قال فیروعمون انہا قالت انہا الصدیقی لا تلمنی فانی کنت امرءة کما تری حسنا و جمالا ناعمة فی ملک و ذلی و کان صاحبی لایاتی النساء کنت کما جعلک الله فی حسنک و شیعک فطبیعی لقمی علی ما رأیت فیوعمرون اند و جندہا علیہا لاصحابہا قولدت لہ رجلین افرانیم بن

یوسف و میثاہن یوسف بن یوسف

فرماتے ہیں میرے سامنے ذکر کیا گیا ہے واللہ اعلم کہ عزیز مصر اظہیر (مصر دی کے بعد) چترایام میں ہلاک ہو گیا اور شام مصر و یان بن الولید نے حضرت یوسف علیہ السلام کو اس کی بیوہ راسل کا کالج کر کے ان کی زوجیت میں دیا اور جب حضرت زینک حضرت یوسف علیہ السلام پر داخل ہوئیں تو انہوں نے فرمایا کیا یہ صورت حال اس سے بہتر نہیں ہے جس کا تو ہم راہ رکھتی تھی۔ امین جری نے فرمایا اور اب میرا اور صاحب تارخ پر وہم ہو رہا ہے کہ انہوں نے جنابی طور پر عرض کیا ہے بھروسہ کیا اظہار (یہی اور محبوب) مجھے سلامت مت کیلئے کیلئے میں حسن و جمال میں جیسے آپ دیکھتے ہو دیکھئے روزگار تھی، ناز و نصرت ملی تھی، ملک و سلطنت اور دولت و فائزہ کے لحاظ سے اور میرا (ساقی) خادمہ اور رفیقہ حیات عورتوں کے پاس آتا ہے نہیں تھا (اور وہ ماہر شہ کے قابل تھا) اور آپ مجھے اپنے صن و جمال اور شکل و صورت میں جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھیں بنایا اپنی مثال آپ تو مجھ پر میرا نفس غالب آ گیا جیسے کہ تم نے دیکھا۔ اور اب میرا اور صاحب تارخ پر وہم رکھتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کو باکرہ اور گولہ پی پیا چن ان سے اللہ تعالیٰ تعلق قائم فرمایا تو اس نے آپ کیلئے دو بیٹوں افرانیم اور یثاک کو جنم دیا۔

فامکھو: اسے عظیم مفسر جو کہ مختلف اقوال میں تعلق و توافقی ہو بعض کی بعض پر ترجیح اور استیلا میں متغیر مشاں سکے باکب ہیں انہوں نے اس عقیدہ پر ترجیح کو تارو کے تعلق باطن اور ناقابل اعتبار تفسیر یا اور شام روئے تعلق تو آج کل کے علم کاؤں میں

مکتوبہ لبرمانی اور ازدواجی نطق قائم کیا تو فرمایا کہ یہ صورتیں اس سے بہتر نہیں جس کا تو

تفسیر: مجھے قول کے مطابق حضرت یسوع کی ولادت میں اور اس قول کے مطابق

1997年12月15日



عزل الملک لطفیر زوج المرأة المملوكة و مات بعد  
ذلك و روجه الملک امره ته فلما دخل عليها قال اليس هذا عمیرا  
مما طليت فوجدها عذراء فولدت له ولدين المراتيم و ميسا - ج ۳ ص ۴۷۲

8- کثیرہ منکثر میں امام بیہقی طبرہ الرحمہ نے ابن جریر اور ابن ابی حاتم کے حوالے سے ذکر فرمایا:

عن ابن اسحاق قال سمعوا ان اظفیر ملک فی ملک النبیانی و ان  
الملک الیمن زوج یوسف امره ته و اعیل فقال لها تعین ادخلت  
علیه الیس هذا عمیرا مما طیت تربلین -  
پ - ابوالفتح کے حوالے سے ذکر فرمایا:

قال تعمر بنت امره ته یوسف علیہ السلام فی الطریق  
حين مر بها فالتفت الیہ الدی جعل الملوک بمصیبه عینہ و  
جعل العیبد بظلمہ ملوکا فعرینا فتر و جہا فوجدها بکرا و کان  
صاحبها من قبل لا یاتی النساء -

ج - حکیم ترمذی کے حوالے سے حضرت وہب بن منیر سے نقل فرمایا کہ زلیخا کو کوئی  
مادیت نہیں آئی اور وہ سرائیوں کے انداز میں یوسف علیہ السلام کے راستہ پر کھڑی  
تو گئی جب داگڈر نے گئے تو اس نے کہا:

الحمد لله الذی جعل العیبد ملوکا بظلمة لم یفتر الی  
نفسها فالتفت الحمد لله الذی جعل الملوک عییدا بمصیبه لظن

لہا جمیع حوائجہا ثم تزوجها فوجدها بکرا فقال لہا الیس هذا  
اجمل مما لودت قالت یا نبی اللہ انی املیت فیکم -  
د - اخرج ابو الشیخ عن زید بن اسلم رضی اللہ عنہ ان یوسف علیہ  
السلام تزوج امرءا مملوکا فوجدها بکرا و کان زوجہا عینا - ج ۳ ص ۴۷۲

خلاصہ مہم مقام مرادات کا یہی ہے کہ عزیز مصر کی وفات کے بعد شہ مصر  
دیان نے اس کی بیوہ کا نکاح حضرت یوسف علیہ السلام سے کر دیا اور آپ نے ان کو  
باز کر دیا کیونکہ خاوند سابق کا مرد قتل ہو چکا تھا اور حضرت یوسف علیہ السلام سے  
نکاح کے درمیانے عرصہ میں اسے حاجات و مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تو سوائی کے  
اعزاز میں یوسف علیہ السلام سے عرض کیا اس خداوند تعالیٰ کی حمد ہے جس نے طاعت  
مکذاری کی بدولت ملاموں کو بادشاہ بنا دیا اور اس خداوند تعالیٰ کی حمد ہے جس نے  
شاہوں کو مصیبت کے سبب غلام (اور گناہ گار) بنا دیا تو آپ نے اس کو پہچان لیا اور  
اس کے بدلہ ضروریات پورے فرما دیئے اور بعد ازاں اپنی زوجیت کا شرف بھی بخش  
دیا اور فرمایا یہ بہتر صورت نہیں ہے اس کے جس کا تو ارادہ رکھتی تھی تو اس نے  
مقدرت قویٰ کی۔

7- ابن کثیر طبرہ الرحمہ نے اپنی معروف ذرا اور تبارہ درمہ منیر تفسیر میں یوں ہی نقل  
فرمایا ہے:

قال لہ کر لہی و اللہ اعلم ان اظفیر ملک فی ملک النبیانی  
و ان الملک الیمن بن الولید زوج یوسف امره ته اظفیر و اعیل و انہا



حين دخلت عليه قال لها اليس هذا خيرا مما كنت تريدين قال  
فهرمون لها قالت ايها الصديق لا تلمني زاني فاصابها فولدت له  
رجلين المولودين بن يوسف وميخائيل يوسف ولد لآل المريم نون والد  
يوشع بن نون ورحمت المرأة ايزاب عليه السلام - ج ۲ ص ۲۹۵  
مبارك كاشمير دہلی سے جو وہ پڑھ کر مر رہا تھا وہاں رہا اور چلا گیا۔

B۔ علامہ علیہ السلام نے بھی محمد بن ابراہیم بغدادی کی المعروف بالقرن لے اپنی تعمیر میں  
لکھا ہے:

قالوا لمهلك قطير عزير مصر في تلك الليالي فزوج  
الملك يوسف امرأة العزيز بعد هلاكه فلما دخل يوسف عليها قال  
لها اليس هذا خيرا مما كنت تريدين قالت له ايها الصديق لا تلمني  
فانني كنت مصرءة حسنة ناعمة كما ترى في ملكك وفتا وکان  
صاحبی لایانی النسيام وکنت کما جعلک الله فی حسنک و  
صنعک فخلجی نفسي وعضمتک الله قالوا فوجدنا يوسف هذراء  
فاصابها فولدت له ولدين ذکرین المولودین وميخائيل هما ابنا يوسف  
عليهما - ج ۳ ص ۲۸

علامہ میر اور ارباب خارج لے کیا ہے کہ مصر کے پیر عزیر مصر قطیر چار  
دوں میں چلا گیا تو اس کی بیوہ کا لاج شاہ مصر لے حضرت یوسف علیہ السلام  
سے کر دیا جب یوسف علیہ السلام ان پرانے کمرہ رزی میں داخل ہوئے تو فرمایا کیا یہ  
اس سے بہتر نہیں ہے جس کا تو ارادہ دیکھتی تھی تو اس نے عرض کیا اے بہت سچ

(محبوب اور نبی خداوند تعالیٰ) مجھے ماست کا نشانہ نہ دیا ہے کیونکہ میں تم بصورت اور  
خار و خست میں نبی صرت تھی اور ملک و سلطنت اور دولت دنیا کی مالک تھی اور میرا خاتمہ  
عزیزوں سے میاشرت نہیں کرتا تھا (اور اس کا نقل تھا) اور تم تھے حسن و جمال اور عقل  
و صورت میں اپنی مثال آپ تھے کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے بنایا تو مجھ پر میری لسانی  
خراشات جانب آگئیں اور تمہیں اللہ تعالیٰ نے اس گناہ کے ارتکاب سے محفوظ رکھا۔  
طوائف سیرت فرماتے ہیں کہ آپ نے انکس یا کرہ پایا ایران سے اردو کی تعلقات  
کا تم فرماتے تو اس نے آپ سے دوا جزاؤں المولودین اور عیسا کو ختم دیا۔

B۔ امام تاشی شادی علیہ الرحمہ فرمایا:

فیل تولى قطير لم تملك الليالي فصبه منصبه و زوج منه  
راعيه فوجدنا هذراء وولده منها المولودين وميخائيل

10۔ اس کے کبھی حضرت علامہ شہاب اپنے حاشیہ میں لکھتے ہیں:

فیل تولى الميخائيل وعلی الاول فلهما الله جملته ملكا مكانه  
و لیل عزیر قطیر و جملہ مکانہ و لسا کان من آذی جازہ اور لہ اللہ دارہ  
و فورہ اللہ منصبہ و زوجہ و تزوج و اعیل علی الفور بناء علی انه لم  
تکن العدة من دنهم وقال القوطی انه بعد مدة طويلة - ج ۵ ص ۱۸

عزیر مصر کے وہ قاتل کی صورت میں شکا مصر لے حضرت یوسف علیہ السلام کو اس  
جگہ تک کا حوالہ دیا اور بادشاہ کو دیکھا گیا ہے کہ قطیر کو مصر لے کر کے آپ کو اس کی  
چاہنا چھین لیا گیا (جس کا قدرتی سبب موجب یہ تھا) کہ اس نے اپنے چڑی اور میر  
اڑھتی تھیں حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے اداور الکلیف کا کھانا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو

ہاں توں خطیل و دین یقوت پیرا مہینہ جیسی و صورت خوب

اس سے بول کر وہ منہ پری کی ٹنگو ہر سے بٹھکی ٹھیکس کرنا

و ريسنا في هذا الى بيت الخيل في سقايها الجواري بهو  
في بيتهم لم يبق لهم الا هذا حتى انزلوا بهو عظيم قال

ہمیں کاروانقاہت ہے ہر اسیم  
ہمیں ہر عمر کے کلمہ ہر علم ہر طاقت



و لیا ہم جو حق لیا غلط برسرِ پا دشتی

دراں خلوتِ سری بودِ سزند بوجس چہ سب و فضلِ خداوند

تفسیر در الہیان ج ۱ ص ۱۹۸

حضرت زینا کو حضرت یوسف علیہ السلام کے طرزِ فکر و خاص میں بھیجے گئے تو  
موجودہ ابھری اور ان کی کوئی نے نہ کا زبانت اور چٹا کوں کیساتھ شہل کی (اور  
ان کی خدمت میں انہیں بھیجی کیا) چنانچہ انہوں نے ان کے ساتھ رہائش و تراف  
انعام کیا جبکہ ان کی تاریخ میں بھی تو حضرت یوسف علیہ السلام ان پر داخل ہوئے  
اور انہیں فرمایا کہ یہ صورت حال اس سے دور چاہئے کہ اس سے جس کا تو اور دور کھینچی  
تو اس نے (معذرت خواہی کے طور پر عرض کیا) سے ہے اور انہیں ترین (نہ اور  
محبوب) مجھے خاص نہ کیجئے کیونکہ میں حسن و جمال کا عکاسی نہ کر سکتی تھی اور  
میں ملک و سلطنت میں حاصل اور دولت دنیا کی بھی ریل چل نہیں سکتی (مابق)  
خاندانہ نامہ و حواشی میں سے یہاں سے کہیں سے تھا اور آپ نے اپنی صورت حسن  
میں (اپنی مثال آپ) کیسے کمال نہ تھا لیکن میں سرینا حسن و جمال ہوا تھا میر  
نس مجھ پر غالب آگیا۔

آپ سے میر کرنا اور دردی اختیار کرنا میرے میں میں نہیں تھا

لہذا میر کی کوتاہی پر واسطی ہو سے پرندہ دردی کیجئے

وہ جرم و صورتِ عاشق سے کہاں عشق کی وجہ سے سرزد ہوتا ہے

(اس پر) عاشق عاشق چہ تھا کہ آپ کے وہ ۲۰

جب حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کے ساتھ زلف فرمایا تو اس نے فرمایا کہ

چاہا آپ نے ان سے تھوڑے سیڑی سہائی اور صبر کا رستہ ڈالا۔

اس ہندو کا کی جی ہے ترہا نہ ایں قوت (مگر شرمگاہ) کو جان

اس لہو کا چل کھلا اور اس میں ہر مادہ کا تو میرا گھر داخل کیا

تو حضرت زینا حضرت یوسف علیہ السلام کی بہائیت کے بعد حامد ہو گئیں  
اور ایک ہی عین سے بیکارگی دو بیٹے ایک فریتم در دوسرے بڑا کو قسم دیا اور دو  
دو طرف حسن و حسن اور چھوڑ دی آپ کتاب کے لہلا سے سورج اور چھوڑ دی کے  
ہم دلی مانند تھے وہ نہ نہائی نے اس کے سن و قدس (اور اپنی نفس کے شہکاروں)  
کیساتھ ماقول پہلوں کے ملائکہ پر فکر کا نظم درمیا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کو حضرت زینا کے ساتھ بہت زیادہ محبت ہوئی  
اور حضرت زینا کا پہلا عشق اور جی محبت آپ کی طرف عشق ہو گیا تھی کہ آپ کیلئے  
رہنے کے بغیر سکون و قرار اور تسکین و دیکھ ہی نہ تھی صورتِ باقی نہ رہی۔ جب سن میں  
صدقہ و خاص حد درجہ سے سے اور اسی تو لاغر اس نے حضرت یوسف علیہ السلام  
میں صریح کر لی (گویا ہر شوقِ عاشق آہد) اور اللہ تعالیٰ نے حضرت زینا کے  
حضرت یوسف علیہ السلام کے عشق بھاری کو (چیلاست پاک دہست) عشقِ عشق  
میں جہر میں فرمایا چاہئے ان کے وہ میں خاصیت و عبادت کی رشتہ کا لہذا درمیان  
شہ پہ چہ اکراہ اور ایک دن حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کی خواہش کی قبول  
کی طرف مائل کرنا چاہا تو وہ (عبادت مولیٰ میں سامرا وقت صرف کرنے کے بعد  
سے) ہم گھبرا کر ہو گئے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کا لقب یہ کہ تو ان کا  
(شہ سے بچ کر تو وہ) کیجئے سے چہت کیا تو انہوں نے یہ کہ اگر میں نے ان

زیر قہار کر پھاڑا تھا تو آپ تم نے خبر کرنا چاہو تو یہ ٹھیک ہی کہن اس مسئلہ کا ہر مسئلہ کی ہے۔ اس کام میں طاقت و اختیار سے ہم دونوں کے خوف و ہراس ہیں اور یہ کہن (ایک دوسرے کا) چاک کرتے ہیں، برابر ہیں (جا) رہے ہیں۔ یہی خبر تک تجھے تم کی کہہ رہے ہیں کہ یہ میرے دوسرے دلاپ والے تفریق تک رسائی کاٹتی ہے۔ زینب بھی اللہ تعالیٰ کی قوت سے ہوش کے تحت پہنچ رہی ہیں۔ اس حالت میں غرض و غم (زندگی گزار رہی) تھی حضرت یوسف علیہ السلام کے وکیل در اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کیا تھا۔

12۔ علامہ صادی نے حاشیہ میں لکھا،

لَوْلَا رُوحَهُ امْرَأَتِهِ ابْنُ بَعْدَ انْ ذَهَبَ اِلَيْهَا وَ عَمِي بَعْدَ مَا هُوَ  
بِكَيْفَا تَهَا عَلِيٍّ يَوْسُفَ فَصَارَتْ تَتَكَلَّفُ لِنَاسٍ وَ كَانَ يَوْسُفَ بِرُكْبَتِي لِي  
كُلِّ اسْبُوحٍ فِي مَوْكِبٍ رَهَاءَ مَنَاقِبِ امْرِئٍ عَظِيمٍ قَوْمَهُ لَقَبِلَ لَهَا  
لَوْ تَحَرَّتْ نَهْ يَمْلِكُ بِسُلْطَانِكَ بِشَيْءٍ قَلْبٍ وَ كَيْفَ فِي مَوْكِبِهِ لَمَنْتَ فَتَدَاتِ  
بِأَعْمَى هَمَزَتْهَا سِيحَانِ حَنَ جَعَلَ اِيْمَانُكَ عَيْدًا وَ مَقْصِدُهُمْ وَ جَعَلَ  
لِعَيْدِهِمْ مَسْرُوكًا بِطَاعَتِهِمْ لَقَالَ يَوْسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ هَذِهِ لَقَدِصَتْ لِي  
فَعَرَفْتُهُ فَرَفِقَ لَهَا رِيكِي بِكَاهِ شَدِيدَةٍ لَمْ تَهَابْ لِي رَاجٍ وَ امْرَأَتُهُ  
فَهَبَاتِ لَمْ تَهَابْ لِي اَلَيْسَ لِي بِسُفٍّ بِصَمِيٍّ وَ بَدْعُ اللَّهِ وَ قَامَتْ وَ رَأَتْ  
فَسَأَلَ اللَّهُ تَعَالَى اَنْ يَصْرِفَ لَهَا شَهَابًا وَ جَمَالَهَا وَ يَتَوَدَّ لَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
وَ اَلَيْسَ حَسْبِيَ هَاجَتِ احْسِنِ مَا كَانَتْ يَوْمَ وَ دَلَّ اَكْرَامًا لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
مَا عَمِدَ عَنْ مَحَرِّ اللَّهِ فَصَبَّحَ اَخَاهُ اَبْنُ تَمَارٍ اَوْ هَمَزَتْ اَبْنُ ارْشَدَ عَمِلَ

روى ان الله التلى في قلب يوسف مصحفاً اضعاف ما كان لي اليها  
فقال عاف لك لا تصحبي كما كنت اول مرة فقلت لما ذلت محبة  
في شغلي ذالك عن كل شئى - لکیر صادی ج ۳ ص ۳۱۸

جلد بین میں لکھا کہ اس قول کے تحت نئی دلیلیں شامل کر کے حضرت یوسف علیہ السلام کی یہ صبر کی وہ کی شادی کر دی کے تحت علامہ صادی نے فرمایا یعنی بعد اس کے دنیا کی دولت و دولت پر چھوڑ دی ہوگی اور حضرت یوسف علیہ السلام کے (ظرفی) میں) رد و کر اس کا اور لگا لگا کر چکا کر دیا جائے ہوگی اور لوگوں کے سامنے کف جوں در جوں رہتی رہتی اور حضرت یوسف علیہ السلام ہر وقت میں تقریباً اپنی قوم سے الگ رہے کوئی کے جہاں میں ٹھہرے چھوڑ دیا کہ جوتے تھے وہ وہاں عام برائے تھے (مہر کوں کی فراویں سننے سے وہ جانتے ہی تھے کہ ان کے بھائی کا کیا کیا اگر تو بھی اب کی حدت میں توش (دورانی) نہایت اور تقریباً کا روٹا روٹے (ڈرامہ) ہے کہ وہ تجھے بھی نہ مٹا کر کے تیرے ساتھ چلی کر دیں۔ جب آپ سارے دوسری جہاں میں رہا کہ وہ لڑائی کے بلحاظ دانتوں کے کھڑے ہو کر فرما دیا:

یا ک کہ ہے وہ است جس نے ترک و سلامتی کو ان کی معصیت کی وجہ سے تمام بنا دیا اور غلاموں کو ان کی اطاعت گداری کی وجہ سے دشمن بنا دیا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے دریاقت فرمایا کہ وہ ہے کا تو ان کا آپ کے حضور بائیں کیا کیا تو آپ نے سے پہچان کر تو آپ کا دل بھرا آواز دلا دلا کر دے۔ پھر انہیں زور دیا کہ تعلق لاکھ کرنے کی پیشکش کی جس سے تعلق حکم ریاک ان کو باطنی طور پر جانے اور

مردی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت پرست علیہ السلام کے دہن میں کسی سے بھی ان کی کمال و عظمت! ان کی جتنی کہ حضرت زینا کے دہن میں آپ کی بہت تھی تو آپ نے ان سے دریا نہ فرمایا کہ کیا ہم ہے کہ ہم سے سالہ سالہ صریح کا محبت نہیں رکھتی جتنی کہ ہمیں دھندلے تھی تو انہوں نے عرض کیا جب اللہ تعالیٰ کی محبت (کہ) نہ اندازہ چاہیں، انہیں سے تو اس نے دوسری تمام شہداء سے مجھے بلی طرف مشغول و مغموم رکھا ہے۔

[illegible]

مَنْشَرُ عَوَّلِي:

روا احمد و اسحاق سے استہلال کی قرآن مجید نے ریح کو احمد و اسحاق سے  
تفسیر کیا ہے قرآن کا جواب یہ ہے کہ بوقت مثل و غریب مصر کی جیسی تھی جہاں تفسیر  
درست ہوگی اس سے جس طرح یہاں ہے اسی طرح مصر کی جیسی ہوگا لازم نہیں آتا  
اسی طرح تادم مرگ اور تادم بھی غریب مصر کی جیسی ہوگا لازم نہیں آتا گو کیا یہاں  
تقدیر مطلقہ کی ضرورت ہوگی نہ کہ فرض مطلقہ کی۔ بشرط آن کہ یہاں میں اہل اللہ کی ہے  
بوقت مثل و غریب مصر کی یا دوسرے ممالک کے۔ اگر کسی روایت کے ساتھ مصر کی قول نقل



فرمایا ہے کہ اسباب سے رہنا کہ مراد امت اور حضرت یوسف علیہ السلام کے دامنِ پی  
فرہیں گئے کا معاملہ تھا تو کیا اسے خلافِ سیرہ کرتے ہوئے یہاں اصرار کیا لے کر سر  
تو لو لفظاً عن لفظاً بلکہ ضابطہ حیا لانا اور اعلیٰ ضلالتِ حسین۔ عزیزِ مہر  
کی وہی اپنے جوانِ لادم کو در فلانی ہے اس کے دس میں لادم کی محبت گھر کر گئی ہے ہم  
اسے کل گمراہی میں غرق و بختی ہیں۔ تو جب وہ غرض یہ جسے کہہ رہی تھیں عزیزِ مہر  
رہے بھی تھے اور اپنا انکی بھی بھی تھی نہ کہ دوسرے قرآن کے وقت وہ عزیز کی بیوی تھی  
وہ وہاں نظر ہے یہ ہے کہ عزیز مصر کے نکال کے بعد اس کی بیوی کا نکاح حضرت  
یوسف علیہ السلام سے ہوا نہ کہ انکی بیوی کا بیثبیت ہوئی ہوئے۔ کہہ تامل حق ادا  
چلیں بہر جن حضرات نے قرآن مجید کی جی اسی بیوی کا سیر کر فرمائی ہیں اور  
حضرت یوسف علیہ السلام کا حضرت زین سے نکاح فرماؤ اور آپ کی ان سے ولاد  
ہوا ہوا جان لیں یہ ہے کیا ائمہ کا یہ تھا قرآن مجید میں لکھ نہیں آتے تھے یا ان کا ترجمہ  
اور مہم و مقصود کچھ نہیں آیا تھا؟ یا ان کے نزدیک محبت کے پیدا ہونے کے بعد  
دوسری جگہ شادی کر دی گئی تھی نہیں تھی جس طرح ازواجِ مطہرات وحشی ان  
مہمن کے ہارے میں اٹھائی کا اور شادی و لایا نہ تھو اور واجد من بعدہ  
ابنہ تہا رے لئے یہاں نہیں ہے کہ تم دوسرے مہمن کے نکاح کی ازواج  
مطہرات کہتا تھے نکاح کر بھی گئی۔ کون کونسا مسلمان بلکہ انہما عزیز مصر کی بیوی کے  
متعلق اس طرح کا وہم ہو گیا یا بھی کر سکتا ہے۔

نیکو حکم چاہئے کی ازواجِ مطہرات میں سے صرف ایک شخصہ جہیز میں اللہ سبحا

نا کرہ ورنہ وہی نہیں پاتی سب کی شادیوں میں بیوی اور بیویوں کا لفظ ہونے کے بعد  
اور حد گذرے پر آپ سے ان سے شادیوں کرنا سکتا۔

سید جرم مردم مہم حضرت دا کا مجلس میں بھی فرماتے ہیں:

### الحصیہ مع آدابہا و احکامہا

چوں یوسف علیہ السلام یعقوب علیہ السلام رسید و حد و  
نعلانی اورا وصال کرامت کردہ دلخارا جواں گرد امیدہ و باطلی  
راہ نمود و بزمی یوسف داد یوسف قصہ وہ گرد رجف از و  
بگریخت گشت ایہ رلیصا من آن دلہر باقی توام از من چرا  
مہگر پری مگر دوستم من از دلالت پاک شدہ گفت لا واللہ ی  
دوستی زیادت اسب اما من پیوستہ آداب حضرت محبوب خود  
نگاہ داشتہ ام۔ کشف المحجوب ص ۲۹۸

یہ یوسف علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام (کے مہر تعریف دے کر) ایک  
نکاح اور اللہ تعالیٰ کو آگے بڑھ کر اس کی عزت و کرامت سے محروم نہ کرے اللہ تعالیٰ  
نے دنیا کو جوانی و شباب سے بہرہ ور کر دیا اور دوست ایمان (کے حصوں کی) ازاد  
دہلائی اور حضرت یوسف علیہ السلام کی زہر جادہ حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کا  
قصہ دارا دیکھ کر ایمان سے ابھرا گئی۔ آپ نے فرمایا چاہئے لفظ میں وہی حیران  
اور مجرب ہوں مجھ سے گریز اس کیوں ہے ہر سو صحت سے گریز کیوں کرتی ہے  
شاید میری دوستی دوست میرے دل سے داخل ہو چکی ہے۔ انہوں نے عرض کیا نہیں

[illegible]

جگر و معمر کی طرف سے بھی نکاح کی صورت میں کیا جاوے گا۔ عمارت  
 نہیں ہوگا۔ اگر آج بھی اس کے متین اور نادر ہونے کا اثر ملتا ہے کیونکہ  
 یہ اس کی اسلام کو خرید کر گھر لے پاس لے لیا ہے کہ تھا "اگر وہی عمارت عیسیٰ  
 ... ..  
 ... ..  
 ... ..

ہوئے کی توقع ہوتی تو حضرت پرست علیہ السلام کو دنیا اور مٹھن بنانے کا کیوں سرچھا؟  
الغرض جو کچھ ثابت ہوتا ہے وہ صرف اس فضل کا مادہ ہے اور محض  
ارادہ پر کسی کوڑائی کا اور فائز و فاجر کا قرار دینا قطعاً درست نہیں ہو سکتا۔ نفی کھوڑے  
کی مراد کو لایا ہے اور شادی شدہ کی مراد بزم و رستگاری ہے تو کیا ایسے ارادہ کی بنا پر کسی  
پر یہ حد تک نفی ہے؟ ہاں نہیں۔ اور نتیجہ نہیں تو جیسے اللہ لا-تمثال کرنے والا خود کرم  
چہ اور بہتان تراش اور حد تک نفی یعنی اسی کوڑے لگانے چاہئے کا مستحق ہے۔

علی الخصوص جب ان اکارہ عاتے کرم اور مفسرین عظام کے ارشادات  
کے مطابق ان کا تاج حضرت پرست علیہ السلام کیساتھ عاید ہے تو فقیر کی زہدیت کے  
متعلق اس طرح کے الفاظ استعمال کرنا ضرور تکلیف جرم بن جائیگا اور دین و ایمان سہا  
کرنے کا موجب لہذا اس طرح کے الفاظ استعمال کرنا ہرگز جائز نہیں ہے۔ اس قرآن  
کو آپ کی زوجہ شہید کرنا چاہیے جیسے کہ ان کا برہنہ کرنے پر یاد چاہر سکوت اور وقوف  
سے کام لیا جائے۔

علامہ آلوسی کے ارشادات سے یہ جواز تمسک و راستہ لال۔

علامہ سید محمد باقر دہلوی رحمہ اللہ علیہ۔۔۔ میں تجربہ عاید از حدیث کی اس آسانی  
سے مروی روایت بھی ذکر کی ہے اور حکیم تھانی کی روایت کردہ وہب بن عبد الرحمن  
نہد حدیث والی روایت بھی نقل کی ہے دونوں کے دیکھنا چاہئے جو ہائے ولی اور پاکر ہاں  
جائے۔ ان روایت کا بھی قصہ اس کے ہاں مکتوبہ و مشکوٰۃ و تکریم ہے جس پر حاشیہ  
مستفاد حاصل نہ کاظم لکھا ہے۔ اپنی حضرت بنی۔۔۔ ساتھ شادی ہوئے اور وہ

یہ ۱۱-۱۲ قیروایات کے متعلق کیا مفسر سوچھا ایضاً معالاً بحول عند  
لحدودین محمد شین کے نزدیک یہ بھی قابل اعتماد اور قائل و قریب قائم نہیں ہے لیکن  
ساتھ ہی اگر آپ کی شادی کا ثابت ہونا فرض کر لیں اور تسلیم کر لیں تو حکیم تھانی کی  
جان کردہ روایت کے مطابق یہ نزاع اور عقد کا راجح آپ کے شاہ معمر کی طرف سے  
قرآن کی مفسرین اور مخالفین و مخالفین جانتے جانتے کے لئے یہ عقد صحیح نہ ہو لگا کر وحشی  
و قاضی نے یہ بیان نہ کیا کہ اس سے قبل۔

اقول: ۱۔ علامہ آلوسی صاحب نے اس عقد کو از روئے عقل باطل نہیں ٹھہرایا ہے  
کہ وہ ایک اور ضرورت کو ملحوظ رکھتی کرتے ہیں اور دیکھنا کہ ہر تظہیر جانتے ہیں اور مفسرین  
اجتمہ ٹھہراتے ہیں لہذا ان منکر ہمارے جیسے دعووں کی تائید و تصدیق نہ جہاد حق کے  
قول سے ہرگز نہیں ہوتی۔

2۔ زیادہ سے زیادہ علامہ آلوسی کے کلام سے ان روایات کا بھیج اور قائل و قریب ہونا  
جائز نہیں ہے۔ علامہ اس کے معارض اور عقل کوئی بھی رد نفی روایت بھی موجود  
نہیں ہے اور نہ کسی مفسر اور محدث نے ذکر نہ کیا ہے تو پھر ان روایات کو اور اس کے  
دلوں کو اور نقل کرنے والے علامہ کرام کے روایات کو رد کرنے اور ان کو کاذب  
ٹھہرانے کا کیا جواز ہو سکتا ہے؟ لہذا اس نقل پر ٹھہراؤ اور ان کی وجہ رد و طبع ہے۔

3۔ علامہ مصروف نے حکیم تھانی علیہ الرحمہ کی روایت کا بھیج متنبہ کرنے اور وقت  
نہایت جان کر نہ پڑا۔ یہ ہے ورنہ علامہ نے اہم سے بھی بغیر نہ فرمائی ہے کہ وہ  
مروئی معمر لکھنا ان روایات کے ساتھ آپ نے اس کا مہذب نہ لکھائے نہ جہاد



حضرت زین العابدینؑ آپ کا عقد تزویج جدا اللہ جل جلالہ سے موصول کے ارشاد و لہذا میں نے  
 ادب اور گستاخ گوئی کے اقوال و نظریات میں بہت ہی لڑتی ہے اور دشمن و آسان  
 کی مری سہ۔

لطیفہ: مولوی ابو شاد صاحب چو کیر دئی دیو بندی حضرت نوابا کے تلامذہ کے منکر  
تھے اور اسی طرح کے شہادت پیش کرتے تھے جو حضرت خواجہ نظام محمد صاحب دہلوی  
صاحب خطمی علیہ الرحمہ کے مطابق حضور بیچ الاسلام حضرت خواجہ محمد  
قمر علیہ السلام صاحب علیہ الرحمہ نے رد فرمایا اے احمد شاہ تو اس تلامذہ کے ہم صحبت کا  
ناک ہے نہ حضرت عدم تلامذہ کا پہلی صورت تھی تیرے عدم سے اس تلامذہ کا عدم  
کیسے ثابت ہوگا؟ چہاں میں کتنی چیزیں موجود رہ کر باوجود ہونے کی ہیں لیکن تجھے ان  
کا علم نہیں ہے تو میرے ہاں عدم حضرت تلامذہ سے تلامذہ کا وجود نہ ہونا کیسے لازم  
آگیا اور دوسری صورت میں کوئی دلیل پیش کر جس سے عدم وقوع نقل ضروری ثابت ہو  
جائے۔ قرآن و حدیث میں اس فقرہ موجود نہیں ہے اور میرے عدم اور عدم کا کبریا  
مفسرین اس کے تائید اور خلاف ہیں اور محض لہو لہو کا دے اس کا کلام کا کلام ذم نہیں  
آتا جس کو کوئی نہ قرار دیکر نبی معصوم کے حق میں اس کو حرم علیہ السلام اور ارشاد باری  
تعالیٰ اسوۃ الایمان لایستحبوا الاذان او عذر کہ کہیں اس لطیف شہرہ کے کیا کیا جواز  
ہے تو شادی کا منہ کر بیان سے جائے اور محض خاموشی کے عذر کوئی جواز نظر نہ آیا

تفہیم فیسیہ اگر مشرب شراب سے اور کافر کفر سے قوی کرے اور ان کا کارنامہ قوی  
کے ان پھر بھی مشرب و کافر سے بڑھ کر قوی و عارف بنائے اور بیٹ بنائے

وہ سب فحش ہیں اور حضرت اربعہ رضی اللہ عنہا نے سہاڑہ عقیدہ کو کفر سے بھی تو پہ کر دیا  
 اور اس بار کو گنہگاروں نے فحش اور کفر کا تعلق سے پہلی کمری شیخ کو چاروں کو معاملت نہ کرنا اور  
 ایسے افسرانہ معاملہ و اہتمام کا کہ وہ فحش کا تعلق نہ رکھتا ہے، جو ایک زیادتی اور حکم دینے والی ہے۔

حضرت زین العابدینؑ کی توبہ سابقہ شرک پر عقیدہ ہے

اور ارادہ مقصدیت سے

[illegible]

مکتبہ اہل بیتؑ پر تنگ خاورہ

تضرع کدو در پیر خاک امید      بهر نگاه خوارے پاک نالید

مستوفى من الامتحان في تاريخ مصر  
[مستوفى من الامتحان في تاريخ مصر]

بلطف خود حقاً نے کہا ہے اور  
خطا کروم ٹھکانے میں ہیں صرف

فہمب ہر سارو صلف و صاوم لہ کرانہ صبا حوا و صبا

روح الامین ص ۳۹۸

تو ایک اور اہل آپ اس میں صرف مٹوہ اولیٰ میں لیا رہی تھی  
اور اس سے مل جہ نہیں ہوتی تھی در کمال ست سو تیرے سے اوچے جہ سے  
ناموں کیلئے کیا تو پھر سے یہ حوا ہے اور ان کے میں پر اور پھر سے فقر و قاف اور قاسم  
ہر ایک کی کزوری اور لا غری پر ہم نہیں کہا تھا لہذا میں آئے کے دن سے میرے ساتھ کھر  
کر رہا ہوں۔

یہ کلمات زبان سے کہے اور شک پھر پے اسے دے مار دو حضرت اور ہم  
حیاء اسلام کی طرح اس کا پار پیارہ کر دی۔

ترجمہ کی اور اپنا چھوڑ دے وہین پر رکھا اور خاک پر پنا اور خدا سے پاک کی  
دراگ وال میں ماسد فرمایا۔

اگر میں لے اسے خدا سے بڑا ہے ہر تیرت کی طرف توجہ عبادت کیے کی تو  
میں نے اس سے بہت سچا آپ پر ظلم کیا۔

اسیے مطلب و کرم سے پھر ہی جہا اور ظلم و تعدی کو بخش دے میں نے خلا اور  
گناہ کا ارتکاب کیا ہے اس کو معاف فرما دے (خ)

پس حضرت بچ صلف علیہ سلام کے سب جہاں و قہنی پر جان لے آئی اور بیچ و شام  
اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے کہ سب کی اور سرور و ہمت کا ارشاد گرامی ہے کہ اچانک واسلام  
پہلے تو تمہیں ہوں اور آج ہم کو لڑاں اور علیا سے شکر دیتا ہے۔

حضرت سوا لیا کی جہاں سے ہم ملو دہ تو سرور و ہمت گرامی رہیں یہ صلف

راہ انکس باطن و ایہاں زورین رہا تھی۔ پھر کا چ صلف علیہ اسلام کے دشمن و  
تھمنا اور ان کی نظر انکسات حاصل کرنا اور ایمان لانا۔

اور اشارہ میں وہی انکسین درج فرمائی ہے جس کی طرف جہاں سے انکسین  
و عہد میں شام و صبح ہے ہر فاری و شعر و جو خدا مرئی سے اتر گئے ہیں یہ  
حضرت جانی کا حق تہجد گرامی۔

حضرت نے اپنے عبادت عام و در قہنی انما کی طرف سے اس قسم و  
تہجد عبادت کا و صلف و شام و صبح سے بعد بخش تھی و وہی و خیال و اصولوں کی بل و  
اس کا کھ اور عہد و تہجد کا لہذا رکھا قلعہ و صلف و شام ہے کہ تہجد کی مضبوطی و ساس کے  
پاک کرین اس طرح کا و کزوری کیے کہ تہجد سے عہد و صلف و اللہ و رسولہ اعلم

فصلی اللہ تبارک و تعالیٰ علی حبیبہ و محبوبہ سید خلقہ و سید  
المحبوبین و جمیع الانبیاء و المرسلین و علی الہ الطیبین و اصحابہ  
الطہارین و القادحین لہم بالاحسان الی یوم الدین

اللہ اعلم بالصواب الی اللہ اعلم

پراستاد محمد شریف سیالوی شریف لہ اللہ العالی و اعلیٰ

## تاثرات

حضرت علامہ مولانا مفتی الہی بخش صاحب مدظلہ

جامعہ عربیہ اسلامیہ

تفصیل جامع مسجد پران میرگاہ جنگ صدر

0300-7502685

حضرت علامہ کا حضرت یوسف علیہ السلام سے متعلق یہ فرمانِ عبادان سے کہاد (حضرت یوسف علیہ السلام کہیں ایسی کریم ہیں۔ اس خوب صورت کتب کے بعد آپ کی ذات کے حوالے سے کسی دیکھت کرنا جیسا کہ سوال میں درج ہے، اللہ تعالیٰ کے فیض سے محبت سے متنی ہی نہیں بلکہ قلب پران کا سبب بھی ہے۔ حضرت علامہ محترم اعلیٰ مقام اساتذہ کرام تہذیب عالمہ محمد اشراف صاحب دام غلامی رحمت کا جناب صرف نفسی بخش ہی نہیں بلکہ دل و جان کا موجب بھی ہے۔

اللہ کریم آپ کی عمر میں برکتیں نازل فرمائیں، آپ کی اس مٹی جید کو نورانی سے اور ہمارے لئے اس قرآن مجید کے بعد نہایت کارآمد ہوئے۔ آمین، سلامتی! آمین

احقر لاس الہی بخش بقسم خود

## تاثرات

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد رشید تونسوی صاحب مدظلہ

جامعہ عربیہ اسلامیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم، بوحید فحیدہ و نصی علی و سیدہ الکبریٰ

و علی آلہ اصحابہ، حمدیں اللہ تعالیٰ کی عادت جاری ہے کہ کائنات پرانی و ترقی

کے راستے اسی قوم پرانی و پرانا ہے جو وقت کے مسائل کو سمجھتے ہیں اور دور کے

یہ ادوار کے تقاضوں کے مطابق انگریزات کے حامل افراد کی جی چاہا کہ وہ سوشل پر

وقت نظر رکھتے ہیں، وہاں کے قصاص کے مطابق ان کے سہارے کیسے جی تمام تر

معاہدیں اور قوانین صرف کر رہے ہیں، ان کے تدارک کیلئے پناہیں اور

صرف کرنے میں معاونت کیجئے ہیں اور عطا مدد و نصرت کے خلاف اٹھنے کی

آواز کا پناہی غریب و رتقر رات نہ رہنے سے دہلی و مسکت جو بفرام کر کے

ہیں اور قوم و ملت کی تربیت اور صحیح عقائد اور نیک عمل کی طرف راہنہائی کرتے

رہے ہیں۔ ایسے نقیب اور برگزیدہ اہل بیت ہیں اس دور کے تقاضوں اور شایانہ

داغیر راستہ از انصاف، حسن الامتداد، ابرار انصاف علامہ محمد شرف سیالوی صاحب ہیں

جنہوں نے ساری زندگی ادنیٰ و بزرگ مسائل کی اللہ جل شانہ اور قال الرسول

صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی ہے۔ جسے پیرو ہو لینا ہے مسائل میں کام اور خاص کی



راہبانی ارمانی ہے۔ اہمیت یہ ہے کہ وہ جس کا رتبہ ولیم کی سے مٹا دیتا ہے۔  
 سوالات اور اعتراضات کا ثانی جو اس میں اثر ہے اور حسب سابق پیش نظر رہا  
 ”حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کے حضرت زلیخا رحمہا اللہ کیساتھ عقد نکاح کی تحقیق  
 کو مستحکم سیر اور سیرت اور تاریخ کی کتابوں اور ہر دکان دین کے اقوال اور صحیح  
 حوالوں سے مزین کر کے تائید کا مستحق و بجا ہے اور یہی اہم مقام ہے کہ یہاں اسلام کے  
 وارث ہونے کا حق ہوا کرتا ہے جس سے انکا محبت انہو دہاں اور عظمت انہو دہاں  
 پاس ہونے کا ہوتا ہے اور مخالف نے نہ دیکھا کہ (جس کو حضرت یوسف علیہ السلام  
 کی بڑی ہونے کا روغن کی طرح واضح کر دیا گیا ہے) ہر کار و رواقا حشر کہہ کر انکی آخرت  
 خراب کی ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شہادہ کی مساعیٰ جمیدہ کو قبول فرما کر دیا آخرت میں  
 ہے تھما راجز و اب عطا فرمائے۔

بہر نامہ محمد شہدہ لکھی نظر۔

حامد و سرمد شہدہ شہزادہ تاجی خان سرگودھا

۔ شہنشاہ القیوم ۳۳۱ھ 12 جمادی 2011ء

## تاثرات

شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد فضل رسول، بالوی صاحب دہلہ

دارالعلوم انجمن شیعہ رضویہ دہلی ۱۵۱ سرگودھا

0306-6730997

بسم اللہ الرحمن الرحیم فی حیم احمد علیہ رب العالمین اللہ جعل  
 الامناء والجرسلیں معصوما والاویاء النبا لہین محفوظا والصلوة  
 والسلام علی سید المرسلین و علی آلہ واصحابہ و التابعہ امین یوم  
 الدین احمد بن احمد۔ ہدیہ حضرت مفتی ڈاکٹر العطاء اللہ شیخ الحدیث صاحب  
 اعظم پاکستان شیخ الاسلام دہلی سلمین، پھر دہلی صاحبزادہ حضرت علامہ زماں محمد شرف  
 صاحب بالوی دام ظلہ اعالیٰ کا دہلی ہزار آپ نے حضرت یوسف علیہ السلام کی عطرہ  
 واسلام کے نکاح کے بارے میں جو مسئلے سوال کیے جواب میں تحریر فرمایا اور عقل و فہم  
 دلائل کے اعتبار سے اور دہلی واقعہ کی جو آپ علی کا حصہ ہے گویا دہلی کو کوزے  
 میں بھر کر دیا الحمد للہ ۱۵۱

مجھے اس سول نے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا حضرت زلیخا سے  
 نکاح ثابت ہے؟ ورنہ حیرت میں ڈال دیا اور سچے سچے مجبور ہو گیا کہ کیا کسی مسلمان  
 سے اتنی کمینگی تصور ہو سکتی ہے کہ جن پا کیزہ نیستیت و ستودہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ ناپ  
 دیا۔ اور انکے گناہوں سے معصوم پیر فرمایاں گئے بارے میں کوئی مسئلہ نہ رہا۔ اری اور

مکمل اور ان استعمال کرے جو قصاص و اپنے لئے چاندہ کر لیا بلکہ اگر کوئی اس جیسا مرد  
زور سے بات اس کے حلق کرے تو لال چٹک ہو جائیگا سنو اللہ اللہ کے نبی کے بارے  
میں سورج اپنے سے بھی کم وسیع تک پہنچ چکا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام  
پر اور ان کے حرم کے بارے میں ناپاک افواہ کی نسبت جو سوال میں مذکور ہے یہ  
بہت بڑی جہالت ہے اور اللہ تعالیٰ کے نبی کو محیب لگا ہے۔ جس شخص نے آپ کو اتنا  
بڑا محیب لگا ہے وہ شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو چکا ہے اس پر تو چہ بڑا لعنہ  
تجربہ بکلیا فرض ہے کہ نہ کہ نبی کی توہین ہے اور نہ ہی کی توہین کر ہے۔

دلائل کے اظہار سے آپ نے ثابت کر دیا ہے کہ آپ کا نکاح کثیرہ دلائل  
سے ثابت ہے جو آپ نے اس مختصر قرآن میں بیان فرماتے ہیں۔ مخالفین کا سر جو ہوتا ہے  
الگ بات ہے اور ان کو دلائل سے ثابت کرنا الگ بات ہے۔ بالعرض اگر کسی حقیقت  
کو ثابت کر چکے دلائل موجود ہیں تو حقیقت چھپنا ثابت ہوتی ہے اگر کوئی  
سے تو حقیقت کے علم میں ہے۔

دلائل اگر غور کرتا تو یہ مسئلہ اس کے گھر سے بھی ثابت ہے۔ اٹکا اور  
جانے کی ضرورت ہی نہیں مثلاً اسی سائل سے کوئی شخص کہے کہ میں تیرے باپ اور دادا  
کے نکاح کا منکر ہوں اگر آپ کہے ہیں اس کی کوئی دلیل ہے تو پیش کریں تو اسے پلے کے  
دینا پڑ جائیگا۔ اگر وہ اٹکا تو جب کا نکاح دلائل سے ثابت نہ کر سکے گا تو کوئی اس  
جیسا مرد زور سے کہتا شروع کر دے کہ چھوٹے تو دلائل سے اپنے باپ اور دادا کا نکاح  
ثابت نہیں کر سکا لہذا نبی تمام ہزار و حرام کی پیروی ہے۔ تو کیا اس کا یہ کہنا ٹھیک ہوگا؟  
قصاص ہے کہ نہ کہ ہم جہالت ہوتے ہم نہیں ہوتا تو ثابت نہ کر سکتے جہالت کے علم کی کی

سے ہے تو یہاں اگر بالعرض دلائل نہ بھی ہوتی تو یہ صرف عدم علم ہے اور عدم علم عدم  
نہیں ہوتا تو نکاح ثابت نہ ہونے کا کیسے یقین آ سکتا ہے۔ انسانی تاریخ کی ہزار ہا  
تجربیں ہمارے علم میں نہیں تو کیا وہ اپنے اپنے زمانے میں انوار حقیقت موجود نہیں  
ہوتے موجود نہیں لیکن ہم تک۔ ان کے دلائل نہ پہنچے یا ہماری ان کے دلائل تک رسائی نہ  
ہوئی تو یہ کوئی عادی نہ ہے کہ ہمارا علم ناقص ہے نہ کہ وہ حقائق موجود نہ تھے۔

علم تو یہ ہے جہلاء اپنی کووری دوسرے کے سرھچتے ہیں اور اہرام  
قرآن میں پڑھتے ہیں اور اہرام ہی ان کے پاس ہندوں پر دھرتے ہیں جن کی وجہ  
سے ان کی عاقبت برباد کر دیا گئے ہیں لہذا اللہ۔ اللہ تعالیٰ میں انکی ہلاکتوں سے  
محفوظ فرمائے اور اپنے پیاروں کا یہ اور ادب صلا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ  
حضور شیخ الحدیث شیخ الاسلام داسطین کا سایہ رحمت و عافیت کے ساتھ تادم ہمارے  
مردوں کا خارج جائے تاکہ علوم و فنون کے نبوی لائے رہیں اور ہمیں ان کے لے فضائل  
سے بہرہ ور ہو سکیں تو ہمیں مرمت فرمائے اور اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد میں تاقیامت یہ  
چشمہ فیض جاری و ساری فرمائے۔ اس کرم کے کرم سے ہم کو بھی ہمیدہ بنیں۔ اسے  
میرے کرم تو ایسے ہی کہ بچا ہمدرد علیہ السلام علیہ السلام۔ آمین یا رب العالمین۔

یا ادب یا فصیح، ادب یا فصیح۔

چوں خدا خیرا ہو کہ یہ دو کس درد

احقر واعباد اہل بیت رسول سیانوی

بدھ ۱۰ شعبان ۱۴۳۸ھ

۱۶ جولائی ۲۰۱۶ء

اہل ذوق حضرات کیلئے عظیم خوشخبری

حضرت سید الشہداء ام اسد اللہ واسد الرسول ﷺ

سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی سیرت پاک

اور

فضائل و خصائص اور کرامات و اختصاصات

مصدقہ

شیخ الحدیث والتفسیر اشرف الامام

علامہ ابوالحسن محمد اشرف سیالوی مدظلہ

عنقریب چھپ کر منظر عام پر آئے گا ہے۔



اہل ذوق حضرات کیلئے عظیم

# خوشخبری

حضرت سید الشہداء اسد اللہ و اسد الرسول ﷺ

سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی سیرت پاک

اور

فضائل و خصائص اور کرامات و اختصاصات

مصنف

شیخ الحدیث و التفسیر اشرف العلماء

علامہ ابو الحسنات محمد اشرف سیالوی مدظلہ

عنقریب چھپ کر منظر عام پر آنیوالی ہے



حضرت یوسف علیہ السلام کے حضرت زلیخا رضی اللہ عنہا  
کیساتھ عقد نکاح کی

# تحقیق

شیخ الحدیث حضرت علامہ  
محمد اشرف سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام بنگلہ نمبر 9 یونیورسٹی روڈ سرگودھا